دل نے پڑھی نمازِ مودّت، خدا کا شکر — آنسو ہوئے سکونِ طبیعت، خدا کا شکر
اب تک مزاجِ دل ہے بہ صحت خدا کا شکر — قیصرؔ وصول ہو گئی محنت، خدا کا شکر
کیوں نازِ بندگی نہ ملے دل کے سوز میں
یہ مرثیہ نصیب ہوا تین روز میں

◆◆



# نظامِ اسلام

(اسلام کے استحکام کے لیے محمدؐ و آلِ محمدؑ کی خدمات)

۸۷ بند۔۱۹۸۲ء

◆◆



www.emarsiya.com

❖❖

آج انسان کی عظمت کے ترانے ہیں بہت
پھول سے لفظ ہیں جن میں وہ فسانے ہیں بہت
ایک لمحے کی مسافت، میں زمانے ہیں بہت
روشنی ہو کہ نہ ہو آئینہ خانے ہیں بہت
وقت آئے گا یہ سب قافلے تھک جائیں گے
جہاں اسلام ہے، اُس در پہ چلے آئیں گے

❖❖



# نظامِ اسلام

امنِ عالم کی ضمانت ہے نظامِ اسلام      آبروئے بنی آدمؑ ہے پیامِ اسلام
حشر تک نہجِ بلاغت ہے کلامِ اسلام      زندگی موت پہ غالب ہے بنامِ اسلام
سوزِ اسلام میں جب تارِ نفس ڈھلتا ہے
آدمی آگ پہ پانی کی طرح چلتا ہے

کون کہتا ہے سنور ہی نہیں سکتا یہ سماج      کون کہتا ہے میسّر نہیں تہذیبِ مزاج
غیر ممکن تو نہیں زخمِ تمدّن کا علاج      یاعلیؑ کہہ کے اُٹھو مشکلیں دیتی ہیں خراج
مطمئن جس سے ہو اسلام وہ عرفان تو ہو
کلمہ پڑھتے ہیں، صنم کوئی مسلمان تو ہو

نام اسلام کا، اور معنیِ اسلام سے دُور      خواہشِ امن ہے اور دل میں زمانے کا فتور
علم کا شوق مگر پختہ جہالت پہ غرور      ہائے یہ زندہ دلی، وائے یہ اندازِ شعور
کیا تماشا ہے کوئی فکر کی میزان نہیں
آئینہ دیکھتے ہیں، عکس کی پہچان نہیں



www.emarsiya.com

جنہیں معلوم نہیں کیا ہے شعورِ ہستی     وہ کہاں پائیں گے کردار کی بالادستی
کیا بلندی کا ذریعہ ہے عمل کی پستی     ذہن ویران ہیں، کیا خاک بسے گی بستی
بے ادب لوگ کہاں قدرِ ادب جانتے ہیں
جو مہکتے ہیں وہ خوشبو کا سبب جانتے ہیں

کیا ہے خوشبو کا سبب اس پہ ذرا غور کرو     کاغذی پھولوں کے ماحول سے باہر نکلو
کون ہیں صاحبِ آیات خدا سے پوچھو     جس کے دربان ملائک ہیں اُسی در پہ جھکو
رُوح کی عید کا سامان بھی مل جائے گا
شکلِ خیاط میں رضوان بھی مل جائے گا

پہلے تسلیم کرو، حق ہے خدا کا پیغام     پھر یہ مانو کہ تعصّب ہے مسلماں پہ حرام
پہلے اسلام کی تاریخ میں ڈھونڈو اسلام     پھر نظر آئیں گے اللہ کی تعریف کے نام
یہ معانی ہمیں اسلام نے سمجھائے ہیں
پنجتنؑ آئے تو دنیا میں حواس آئے ہیں

خودفریبی کے اندھیروں پہ اُجالوں کا گماں     خودشناسی ہو نظر میں تو حقیقت ہے عیاں
شانۂ غیر پہ کیوں جائے قیادت کا نشاں     آؤ اس شہر میں اسلام کی قوت ہے جہاں
رحمتیں عام ہیں ماحول تروتازہ ہے
ایک ہی شہر ہے اور ایک ہی دروازہ ہے

جس نے کچھ مانگ لیا شہر کے دروازے پر     علم آفاق کی حد چومتی ہے اس کی نظر
کیا فسوں کاریِ دنیا ہے تو کیا اس کا اثر     زر کو ٹھکرانے سے ملتی ہے نگاہِ بوذرؓ
آنکھ جب طلعتِ اسلام کا گھر ہوتی ہے
شامِ ربذہ بھی مدینے کی سحر ہوتی ہے



قوتِ حق ہو نظر میں تو پکارے گا یقیں     دینِ وحدت کسی بے دین کا محتاج نہیں
دشمنِ حق سے مدد ذلتِ حق، ذلتِ دیں     دل ہو اسلام تو شاگرد ہیں جبریلؑ امیں
جب دعاؤں میں خداوالوں کے لب ہلتے ہیں
پَر فرشتے کو تو راہب کو پسر ملتے ہیں

صرف اسلام ہے دنیا کیلئے راہِ نجات     اس کا دستور حقیقت میں ہے معیارِ حیات
جس کی سیرت سے نمایاں ہوں پیمبرؐ کی صفات     عینِ اسلام ہے دراصل اُسی شخص کی ذات
جس کا دل امرِ مشیّت کا امیں رہتا ہے
ایسے انسان کو قرآن ولی کہتا ہے

یہ حسیں راز بھی کعبے میں صفائی سے کھلا     بندۂ حق نے فنا کر دیے باطل کے خدا
وقت کو دیکھ کے خود مُہرِ نبوّت نے کہا     کس بلندی پہ امامت ہے یہ معلوم ہوا
مقصدِ روشنیِ طور اسے کہتے ہیں
اصل میں نُورٌ علیٰ نور اِسے کہتے ہیں

مرکزِ وحدتِ اسلام ہے اللہ کا گھر     فرض ہے جس کی طرف سجدۂ اربابِ نظر
پوچھ لو آج اُسی گھر سے کوئی شک ہے اگر     کہاں پیدا ہوا عمرانؑ کا معصوم پسر
مسکراتی ہوئی دیوار نے فرمایا ہے
عینِ کعبے میں نُصیری کا خدا آیا ہے

اب جو کعبے پہ چڑھایا ہے غلافِ زرّیں     قابلِ قدر ہے بیشک یہ عقیدت کا نگیں
اک تخیل سے پریشاں ہے مرا ذوقِ یقیں     کہیں دنیا نے کوئی راز چھپایا تو نہیں
بعد صدیوں کے جو پردے کا سوال آیا ہے
کس فضیلت کو چھپانے کا خیال آیا ہے



www.emarsiya.com

موج کا زور حبابوں سے نہیں چُھپ سکتا     جو سمندر ہے سرابوں سے نہیں چُھپ سکتا
حق زمانے کی کتابوں سے نہیں چُھپ سکتا     نُور دنیا کے حجابوں سے نہیں چھپ سکتا
حشر تک مولدِ حیدرؑ کی خبر زندہ ہے
کعبہ زندہ ہے تو دیوار میں در زندہ ہے

باغِ اسلام میں انساں ہے گُلِ تر کی طرح     جس کی خوشبوئے بقا شرعِ پیمبرؐ کی طرح
سانس آتی ہے یہاں مرضیِ داور کی طرح     گُلِ ایماں ہو تو سورج بھی ہے قنبرؓ کی طرح
یوں بھی دنیا کے لئے معجزہ ہو جاتا ہے
اک اشارے میں گیا وقت پلٹ آتا ہے

سچ ہے قرآن کو سینوں میں بسانا ہے ثواب     حُسنِ آیات سے ذہنوں کو سجانا ہے ثواب
رنگِ تعظیم میں آنکھوں سے لگانا ہے ثواب     اس کا سُننا ہے ثواب اس کا سُنانا ہے ثواب
پھر بھی اے اہلِ نظر، بات کھری کہتے ہیں
ساتھ قرآں کے علیؑ ہیں، یہ نبیؐ کہتے ہیں

پوری خلقت میں تقاضائے مشیّت ہیں رُسولؐ     نصِ قرآں ہے کہ سرخیلِ نبوّت ہیں رُسولؐ
دین کہتا ہے مری رُوح ہیں عزّت ہیں رسولؐ     قولِ ایماں ہے کہ اسلام کی صورت ہیں رسولؐ
اسی صورت کے یہ الفاظ ہیں گوہر کی طرح
یا علیؑ تم ہو محمدؐ کے لئے سر کی طرح

زیبِ اسلام ہے وہ قوّتِ ایماں کا سبق     عقل کہتی ہے جسے دین کا تابندہ ورق
سُوکھی روٹی پہ نمک رکھے ہوئے ضیغمِ حق     یہ وہ منزل ہے جہاں چہرۂ الحاد ہے فق
جس نے اک نانِ جویں کھا کے عبادت کی ہے
اس نے میداں میں پیمبرؐ کی حفاظت کی ہے



حسن اخلاق ہے انسان کی قدروں کا شباب     منحصر جس پہ زمانے کے تمدّن کا نصاب
ہم نے اسلام سے پوچھا تو ملا اتنا جواب     دیکھ لو سیرتِ حیدرؑ میں کھلا ہے یہ گلاب
وقت پڑتا ہے تو خوشبوئے عمل دیتے ہیں
اپنے دشمن کو ہلاکت سے بچا لیتے ہیں

لوگ کہتے ہیں کہ ایثار ہے شانِ اسلام     اسی جذبے سے زمانے میں بڑھا دین کا نام
دین کے نام پہ فرمائیں مسلمان تمام     کس کے ایثار پہ آیا ہے خدا کا انعام
یہی انعام تو کردار کا آئینہ ہے
ہل اتیٰ حیدرِ کرارؑ کا آئینہ ہے

شرح اسلام ہیں مداحِ حیدرؑ میں وہ گُل     رشک کرنے لگے سدرہ کا مقدّس بلبل
کیا بھلاؤ گے یہ ارشادِ شہنشاہِ رُسلؐ     میں ہوں قرآنِ مکمل تو علیؑ معنیِ کُل
صاحبِ وحی نے یوں فکر کے دن پھیرے ہیں
جیسے ہارونؑ ہیں موسیٰؑ کے، علیؑ میرے ہیں

معترض کو نہیں معلوم حقیقت کی ادا     ورنہ تسکینِ جگر ہوتی ہے گلشن کی ہوا
بات ہو قولِ پیمبرؐ تو غُلو کیا ہو گا     بخدا وجہِ عبادت ہے علیؑ کا چہرا
جس نے دل سے رُخِ حیدرؑ کی زیارت کی ہے
اس نے اک بولتے قرآں کی تلاوت کی ہے

عدل کا نور ہے اسلام کے چہرے کا جمال     عدل جس میں نہیں ملتا وہ شریعت پامال
قابلِ غور ہے تاریخ کے ہونٹوں کا سوال     کس کے اندازِ عدالت سے عدالت ہے نہال
دوستو حق ہے کہو نفسِ نبیؐ زندہ باد
فیصلے جھوم کے کہتے ہیں علیؑ زندہ باد



www.emarsiya.com

کیا زمانے کو نہیں یاد وہ جنگِ خیبر — حق پرستوں کے مقابل وہ یہودی لشکر
قوّتِ کفر تھی یوں قلعے کے باہر، اندر — جیسے کافر کی نظر، جیسے منافق کی نظر
کام آئی نہ وہاں اور کسی کی آواز
فتحِ اسلام ہوئی نادِ علیؑ کی آواز

وہ درِ قلعہ، وہ فولاد کی بھاری دیوار — جس کی تفصیل بڑے ناموروں کا انکار
بخدا دین کی قسمت ہے وہ مردِ جرّار — جس کی خیبر شکنی عقدہ کشائی کی بہار
سچ ہے پیمانۂ فطرت بھی بدل جاتا ہے
انگلیاں چاہئیں فولاد پگھل جاتا ہے

صحنِ اسلام مہکتے ہوئے سجدوں کا چمن — وہ چمن جس میں ہر اک سانس مودّت کی پھبن
وہ مودّت کی پھبن ناز کرے دل کی لگن — ایسے ماحول میں تاریخ کے انمول سخن
آبِ رحمت پہ محبت کے کنول بہتے ہیں
ہم سخنورِ اسے قدرت کی غزل کہتے ہیں

یہ وہ قدرت کی غزل ہے جسے انساں چومے — جس کے ہر لفظ کو خود رحمتِ یزداں چُومے
چاند قربان ہو، خورشیدِ درخشاں چُومے — ایک نقطے کی طرف دیکھ کے قرآں چومے
کیا ہے نقطہ، کوئی کم ظرف نظر کیا جانے
علم ہے جس کا موالی، وہی مولیٰ جانے

اسی نقطے پہ تو حیران ہے عقلِ عالم — اسی نقطے پہ تو مرتا ہے شعورِ آدمؑ
ظاہراً ایک نشاں آنکھ کی پُتلی سے بھی کم — چشمِ بینا کیلئے وسعتِ قرآں کا بھرم
ہم کہاں جانتے، کیا جھوٹ ہے اور کیا سچ ہے
اسی نقطے سے تو قرآن کا دعویٰ سچ ہے



اسی نقطے سے ہوا ذکرِ خدا کا آغاز — اسی نقطے سے ملی فکر کو پہلی پرواز
اسی نقطے میں ہے تحریر کی رفتار کا راز — اسی نقطے سے اذاں ہے، اسی نقطے سے نماز
وجہِ انعام بھی اللہ کے انعام میں ہے
اسی نقطے کی کشش صورتِ اسلام میں ہے

اسی نقطے کی روایات میں گم ہیں آفاق — اسی نقطے کی ضیا مہرِ درخشاں کا رواق
اسی نقطے کو میسّر ہے بلندی کا مذاق — اسی نقطے کی سواری گئی ہمراہِ براق
عرش کا پھول ہے، رفعت کے حسیں تاج میں ہے
یہی نقطہ ہے فلک پر، یہی معراج میں ہے

اسی نقطے سے نمایاں ہیں خدائی اسرار — اسی نقطے پہ ستاروں کا تبسّم ہے نثار
اسی نقطے نے مٹایا ہے توہّم کا غبار — اسی نقطے سے زمیں جانتی ہے اپنا مدار
ایک دن آئے گا واضح یہ حقیقت ہو گی
اسی نقطے سے پھرو گے تو قیامت ہو گی

اسی نقطے سے زمانے کو یہ ملتی ہے خبر — آسماں پنجۂ انساں میں ہے مانندِ سپر
اسی نقطے کا تقاضا ہے کہ اے اہلِ نظر — ہاتھ کی طرح پڑھا جائے زمیں کا دفتر
یہی دعوائے سلونی میں جلی ہوتا ہے
یہی نقطہ ہے، جو منبر پہ علیؑ ہوتا ہے

حدِّ افکار سے بالا ہے علیؑ کی تعریف — یہی تعریف ہے اسلام کی حدِّ توصیف
بے مودّت کے لئے فکر کا شیشہ ہے کثیف — نورُ اللہ کی قوّت بشریّت ہے ضعیف
خاک چھانے گا کوئی غیر تو کیا پائے گا
نُور کا گھر ہو، ستارہ بھی اُتر آئے گا



www.emarsiya.com

نُور کی بات چھڑی حُسنِ طبیعت کے لئے  روشنی مل گئی آئینۂ مدحت کے لئے
نور تو ایک ہے دو امر ہیں نسبت کے لئے  اک نبوّت کے لئے ایک امامت کے لئے
کوئی اللہ کا پیغام سُنا دیتا ہے
کوئی پیغام کو سر دے کے بچا لیتا ہے

ایک وہ جس کو خُدا پیار سے کہدے محبوب  ایک وہ دینِ خدا جس کو پکارے یعسوب
ایک وہ تابہ ابد جس کی نبوّت مطلوب  ایک وہ جس سے محمدؐ کی بضاعت منسوب
نور کیا کیا نگہِ شوق میں کہلاتا ہے
کہیں سورج تو کہیں چاند نظر آتا ہے

روحِ قرآں ہیں جہاں شمس و قمر کی قسمیں  لہلہاتی ہیں وہیں فکر و نظر کی فصلیں
راز کھل جائے گا تفسیر کا منظر دیکھیں  ایک ہی نُور کے دو نام ہیں کچھ غور کریں
وہ محمدؐ ہیں ذرا پیش قدم جاتے ہیں
یہ علیؑ ہیں جو بلا فصل نظر آتے ہیں

کیوں نہ کہہ دوں دلِ توحید کی قوت ہیں علیؑ  نبضِ اسلام ہیں عمرانؑ، حرارت ہیں علیؑ
روزِ اوّل سے نگہبانِ رسالت ہیں علیؑ  ذوالعشیرہ کی قسم حاصلِ دعوت ہیں علیؑ
اس حقیقت میں کوئی شک ہو یہ امکان نہیں
جو علیؑ کو نہیں سمجھا، وہ مسلمان نہیں

حق گلستاں ہے تو خوشبوئے گلستاں ہیں علیؑ  ساری دُنیا ہے شبستاں تو چراغاں ہیں علیؑ
کیا ہو امکانِ ثنا، فاتحِ امکاں ہیں علیؑ  قدرِ انساں کے جو خالق ہیں وہ انساں ہیں علیؑ
جیسے قرآن کا پیغام نبیؐ کے دم سے
یوں ہے اسلام کی پہچان علیؑ کے دم سے



دین و دانش کے ہر اک دور میں رہبر ہیں علیؑ  کوئی خوشبو کا سفر ہو گُلِ داور ہیں علیؑ
بزمِ کونین ہے دریا تو سمندر ہیں علیؑ  ہر بلندی کی صدا ہے مرا محور ہیں علیؑ
اس حقیقت سے جسے پیار نہیں ہو سکتا
وہ زمانہ، کبھی بیدار نہیں ہو سکتا

ایک بے مثل قصیدہ بھی ہے قرآں کی قسم  چومتا ہے جسے خلّاقِ دو عالم کا قلم
دامنِ انفسنا پر یہ فضیلت ہے رقم  دستِ قدرت نے اُٹھایا ہے علیؑ کا پرچم
کس نے یوں نفسِ پیمبرؐ کی سند پائی ہے
دوستو حقِ خلافت کی یہ شہنائی ہے

آج انسان کی عظمت کے ترانے ہیں، بہت  پھول سے لفظ ہیں جن میں وہ فسانے ہیں بہت
ایک لمحے کی مسافت میں زمانے ہیں بہت  روشنی ہو کہ نہ ہو آئینہ خانے ہیں بہت
وقت آئے گا، یہ سب قافلے تھک جائیں گے
جہاں اسلام ہے اُس در پہ چلے آئیں گے

عالمِ غیر کی تہذیب میں دم کچھ بھی نہیں  قتل کرتے ہیں جو غیرت وہ قلم کچھ بھی نہیں
اُڑ رہے ہیں جو ہوا میں وہ صنم کچھ بھی نہیں  ظلم کی آگ بہت ہے یہ بھرم کچھ بھی نہیں
صبر کے ساتھ شعورِ ازلی کافی ہے
ہم مسلماں ہیں، ہمیں نامِ علیؑ کافی ہے

ہاتھ آئے گی نہ تقدیر کسی کے در پر  نہ ریاست، نہ سیاست، نہ خودی کے در پر
نعمتیں ہیں تو فقط نفسِ نبیؐ کے در پر  روح کی عقدہ کشائی ہے علیؑ کے در پر
حُسنِ کردار سے دل صاف کیے جاتے ہیں
یہاں ایمان کے ہتھیار دیے جاتے ہیں



www.emarsiya.com

عرصۂ جنگ میں ایمان کے ہتھیار کی بات    کامیابی کے لئے لشکرِ جرّار کی بات
اہلِ کردار سمجھتے ہیں یہ کردار کی بات    بات ہے اصل میں اسلام کے معیار کی بات
جذبۂ خیرِ عمل جب بھی سوا ہوتا ہے
نعرۂ حیدریؑ اُس وقت ادا ہوتا ہے

نعرۂ حیدریؑ آگاہیِ ملت کا ثبوت    نعرۂ حیدریؑ معیارِ شجاعت کا ثبوت
یہی نعرہ ہے مسلمان کی غیرت کا ثبوت    نعرہ حیدریؑ اسلام کی نصرت کا ثبوت
یا علیؑ کہہ کے جو میدان میں آ جاتے ہیں
تمغۂ نصر مِن اللہ وہی پاتے ہیں

نعرۂ حیدریؑ، آدابِ وفا کا ضامن    نعرۂ حیدریؑ، اقدارِ حیا کا ضامن
یہی نعرہ تو ہے تسلیم و رضا کا ضامن    نعرۂ حیدریؑ، آئینِ خدا کا ضامن
یہ وہاں ہے جہاں ایمان کی آبادی ہے
نعرۂ حیدریؑ اسلام کی آزادی ہے

فکرِ محدود سرِ عرش نہیں جا سکتی    دیپ کی لو کبھی سورج کو نہیں پا سکتی
رازِ قرآں کے یہ دُنیا نہیں سمجھا سکتی    حیدریؑ شان، تخیل میں نہیں آ سکتی
بزمِ تخلیق کی عظمت ہے بنامِ حیدرؑ
مسندِ احمدِ مرسلؐ ہے مقامِ حیدرؑ

کاش انسان سمجھ جائے امامت کا مقام    وہ امامت جسے مقدور رسالتؐ کا نظام
جس کے ایوانِ کمالات میں بارہ ہیں امامؑ    یہ ہے ایمان تو لاریب یہی ہے اسلام
اب امامت کا کوئی پھول نہیں کھل سکتا
غیرِ معصوم کو یہ تاج نہیں مل سکتا



کہاں ملتی ہے کسی اور امامت کی دلیل    قولِ معصوم نہیں ہے تو سمجھیے تاویل
کیوں سمجھتے نہیں دُنیائے شریعت کے وکیل    یہی منصب تو ہے قرآں میں تمنائے خلیلؑ
غیر کے ساتھ اگر لفظِ امامؑ آئے گا
ہم تو کیا چیز ہیں، اسلام تڑپ جائے گا

اصطلاحاً بھی نہیں ہے یہ تصرّف معقول    آیتِ حق سے زیادہ تو نہیں وجہِ قبول
گر سمجھتے ہو کسی لفظ کی تخصیص فضول    پھر تو ہر قاصدِ دفتر کو لکھا جائے رسولؐ
رسمِ آدابِ وفا یوں نہ بھلاؤ یارو
حُرمتِ منصبِ معصوم بچاؤ یارو

عام ہو جب کوئی منصب تو کہاں عرش مثال    آدمی خاص تدبر سے بھی پاتا ہے کمال
وصفِ تطہیر ہے قرآن میں بے شک وہ سوال    جس کے سائے میں ہے لاریب امامت کا نہال
انقلابات پہ غالب ہے بہر طور امامؑ
حشر تک عینِ مشیّت ہیں رسولؐ اور امامؑ

ساری دُنیا کے امام آئیں گے محشر میں ضرور    حشر میں نشر کئے جائیں گے دُنیا کے قصور
حسبِ پیمانِ ازل موجبِ تلقینِ قبور    کس کے ماموم بنیں گے وہاں فرمائیں حضور
ابھی موقع ہے ابھی بات سنور جائے گی
سانس اُکھڑی تو فقط خاک نظر آئے گی

ہم سے جب کوئی یہ کہتا ہے یہ ہے قولِ امامؑ    ذہن میں آتا ہے فوراً کسی معصوم کا نام
پست کیجیے نہ عقیدت سے حقیقت کا مقام    صاف کہتا ہے من اللہ امامت کا نظام
جس کی میراث میں اللہ کی تلوار بھی ہے
وہ محمدؐ بھی ہے اور حیدرؑ کرّار بھی ہے



www.emarsiya.com

همسری کا جسے دعویٰ ہے وہ آگے آئے   مان لے جس کو نبوّت وہ سند دکھلائے
آسماں سے کسی شاہد کو بلایا جائے   پھر زمانے میں امامت کا علم لہرائے
ورنہ تصویر کا رُخ نقصِ شریعت ہو گا
ہر عمل مہدیٔ دوراں سے بغاوت ہو گا

دعوتِ فکر ہے ایران کا بروقت جہاد   دین آباد ہے اور ظلم کی شاہی برباد
گردِ پاپوش سے زائد نہیں دُنیا کا عناد   نیتیں حق ہوں تو ملتی ہے فلک سے امداد
جذبۂ خیرِ عمل کیا ہے، ابھی غور نہیں
چاند کے پردے میں سورج ہے کوئی اور نہیں

دل میں حیدرؑ کی ولا ہے تو مسلمان ہیں شیر   دین ہے جس کی جلالت وہی ملّت ہے دلیر
حق تمدّن کا اُجالا ہے تو باطل اندھیر   جتنے حیلے ہیں وہ قرآں کی سیاست سے ہیں زیر
آج بھی پیروِ کردارِ حسینؑ آیا ہے
نصرتِ دیں کے لئے مردِ خمین آیا ہے

کون روکے گا یہ اسلام کے دریا کا بہاؤ   جنبشِ بازوئے عباسؑ میں ہے دین کی ناؤ
کوئی اندیشہ نہیں سارے زمانے کو بلاؤ   کربلا کاٹتی ہے شام کی شطرنج کے داؤ
محورِ عزم جو عاشور کا صابر ہو گا
ہر عزادار حبیب ابن مظاہرؓ ہو گا

کاش مرہونِ شریعت ہو امارت کا خمار   چادرِ فکر پہ قائم ہو نمازِ کردار
کاش ٹھنڈا ہو یہ ایجاد کا خونی بازار   بزمِ عالم کو ملے دامنِ اسلام کا پیار
کاش ہر فرد کو پیغامِ سحر آ جائے
منتظر جس کی ہے دُنیا، وہ نظر آ جائے



ساری دنیا میں نظر آئے وہ عدل و انصاف   کوئی آواز نہ ہو، شرعِ محمدؐ کے خلاف
جنّتِ دید ہو توحید کے پرچم کا طواف   ایک ہی حکم چلے قاف سے لے کر تا قاف
کیوں نہ آئے گی نمی وقت کے انگاروں میں
سن رہا ہوں کہ مسیحاؑ بھی ہیں بیماروں میں

سب سے پہلے درِ اقدس پہ بچھے فرشِ عزا   ہر عزادار کی آنکھوں سے رواں ہوں دریا
صحنِ کونین سُنے مرثیۂ شیرِ خدا   دل کی دُنیا میں تلاطم ہو، اُٹھے شورِ بکا
گرم اشکوں سے سجایا ہوا تحفہ دے دوں
وارثِ حیدرِ کرّارؑ کو پُرسہ دے دوں

عدل و انصاف کے پیکر سے کہوں قصۂ غم   دل کی آواز ہو کوفے کی صدائے ماتم
کانپتے ہونٹ سنائیں، وہ زمانے کا ستم   جس سے دُنیا میں ابھی تک سرِ تاریخ ہے خم
مسجدِ کوفہ نے کیا صبحِ قیامت دیکھی
شیرِ یزداں کے سرِ پاک پہ ضربت دیکھی

اُف وہ انیسویں ماہِ رمضاں وقتِ سحر   وہ نماز اور وہ دمِ صوم، وہ اللہ کا گھر
اپنے سوئے ہوئے دشمن کو جگانا بڑھ کر   عین مسجد میں وہ تلوار وہ معصوم کا سر
تازیانہ ہے مسلمان کی غیرت کے لئے
دین کا خون بہایا گیا دولت کے لئے

زخمِ سر دیکھ کے وہ شُکرِ خدا کا عالم   جس پر قربان ہو اربابِ وفا کا عالم
خون میں ڈوب کے اُمت کی دعا کا عالم   یہ ہے اسلام میں تسلیم و رضا کا عالم
صرف اتنا تو کہا دورِ جہاں بیت گیا
ربِّ کعبہ کی قسم، آج علیؑ جیت گیا



www.emarsiya.com

آئے جب اور نمازی تو اُٹھا شورِ فغاں    چاہنے والوں کی نظریں تھیں کہ قاتل ہے کہاں
ایسے عالم میں شہنشاہِ امامت کا بیاں    دوستو پہلے کرو سجدۂ خلّاقِ جہاں
چُھپ گیا ہے بنِ ملجم تو کوئی بات نہیں
صبر زندہ ہے، زمانے سے شکایات نہیں

اقتدائے حسنؑ سبز قبا میں وہ نماز    وہ برستے ہوئے آنسو وہ دعائے دم ساز
وہ مصلیٰ، وہ لہو، وہ جسدِ ناز و نیاز    حالتِ نیم غشی میں وہ کسی کی آواز
گھر میں اب سیّد ذیجاہ کو لاؤ شبیرؑ
دخترِ فاطمہؑ مر جائے گی آؤ شبیرؑ

دیکھ کر چہرۂ شبیرؑ اُٹھے شیرِ خُدا    یاد زینبؑ کی بڑھی درد کا احساس تھا
فخرِ موسیٰؑ کو ملا شانۂ شبرؑ کا عصا    گھر کی جانب جو چلے مجمعِ احباب رُکا
سر جھکائے ہوئے مسجد سے وہ رنجور گئے
غیرتِ قوم تھی سب لوگ بہت دُور گئے

گھر میں داخل ہوئے مولیٰ تو بڑھے اہلِ حرم    جیسے کعبے کی طرف آئے دو عالم کا حشم
سب کے چہروں سے یہ ظاہر تھا نکل جائے گا دم    کچھ صدائیں تھیں غضب ہو گیا اب لُٹ گئے ہم
جس کے کردار سے اسلام میں قوت آئی
ہائے افسوس اسی گھر پہ مصیبت آئی

فرش پر زینتِ بستر ہوئے ضرغامِ الٰہ    دونوں پہلو میں رئیسانِ جناں نورِ نگاہ
تکیۂ سر کے قریں زینبِ کبریٰ ذیجاہ    پائنتی مادرِ عباسؑ جری، ضبط پناہ
ایک قرآن تھا جو حلقۂ آیات میں تھا
آفتاب، اپنے جمالات کی برسات میں تھا



آ کے جرّاح نے جس دم سرِ اقدس باندھا    ہاتھ سینے پہ رکھا رونے لگے شیر خدا
کیا عجب دیکھ لیا ہو وہ ستم کا صحرا    جہاں عاشور کو بکھرے گا پسر کا لاشا
آگ میں، بار گہہِ سیدِّ عالم ہو گی
بیکسی ہنستے ہوئے زخموں کا مرہم ہو گی

امِّ کلثومؑ جو پڑھنے لگیں آیاتِ شفا    پردۂ ذہن پہ اک اور تصوّر اُبھرا
آج اک غم سے پریشاں ہے مری ماہ لقا    کل بھرے گھر کی جدائی میں پڑھے گی نوحا
قبرِ زہراؑ پہ جو پُرسے کے لئے آئے گی
روحِ پیغمبرؐ اسلام تڑپ جائے گی

درد انگیز تھا فضّہؑ کی دُعا کا منظر    دل تڑپنے لگا اس جذبۂ ہمدردی پر
لے گیا شام کے بازار میں اشکوں کا سفر    جہاں فضّہؑ نظر آئی رُخِ زینبؑ کی سپر
کہیں بچوں کو کلیجے سے لگاتے دیکھا
کہیں کلثومؑ کو درّوں سے بچاتے دیکھا

شدتِ درد میں جب ضبط کی انگڑائی لی    فردِ احساس پہ کوفے میں قیامت دیکھی
تازیانوں میں تڑپتی ہوئی زنجیر اُبھری    ایک بیمار کے ہونٹوں سے یہ آواز سُنی
اسداللہ کا پوتا ہوں نہ گھبراؤں گا
دین بچتا ہے تو کانٹوں پہ چلا جاؤں گا

لوگ قاتل کو جو لائے، تو پلایا شربت    ہاتھ کھلوا دیے، اللہ ری طبعِ رحمت
فکرِ آئندہ نے پلکوں پہ یہ لکھ دی حالت    اجنبی دیس، رسن، درّے نبیؐ کی عترت
سر جھکائے ہوئے سب اہلِ حرم جاتے ہیں
جتنے وارث ہیں وہ نیزوں پہ نظر آتے ہیں



www.emarsiya.com

ایک گوشے میں جو دیکھا بنی ہاشمؑ کا قمر — دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے ہوئے بولے حیدرؑ
میری غیرت کے محافظ، مرے غازی، دلبر — آ مرے سینے سے لگ جا میرے عباسؑ پسر
تیری آنکھوں سے اُبلتے ہوئے آنسو چوموں
چوم کر گیسوئے زینبؑ ترے بازو چوموں

آئے عباسؑ تو چھاتی سے لگایا شہؑ نے — دل کی دھڑکن کا جو مقصد تھا بتایا شہؑ نے
آہ بھر کر دلِ زہراؑ کو بلایا شہؑ نے — تھام کر بازوئے شبیرؑ سُنایا شہؑ نے
آج یہ پھول تجھے میں نے دیا ہے بیٹا
شکلِ عباسؑ میں حیدرؑ کی دُعا ہے بیٹا

میں نے اس چاند کو جاں سوزیٔ غُربت سونپی — میں نے اس شیر کو غم سہنے کی قوّت سونپی
اپنا دل، اپنا جگر، اپنی شجاعت سونپی — میں نے عباسؑ کو اس گھر کی حفاظت سونپی
جب کبھی وقت پڑے بھول نہ جانا شبیرؑ
اس کو لشکر کا علمدار بنانا شبیرؑ

میری غیرت، میری عزّت، کا نشاں ہے عباسؑ — میری سیرت، میرے کردار کی جاں ہے، عباسؑ
بنی ہاشمؑ کی شرافت کا بیاں ہے عباسؑ — دین کو ناز ہے جس پر وہ جواں ہے عباسؑ
اس کی تقدیر میں، قدرت نے وفائیں دی ہیں
میرے اس لال کو زہراؑ نے دعائیں دی ہیں

انگلیاں نبض پہ رکھیں تو یہ زینبؑ نے کہا — زہر تو پھیل چکا دیکھیے اب کیا ہو گا
کتنی پُرہول یہ اکیسویں شب ہے بابا — باغِ زہراؑ میں نہ آ جائے خزاں کا جھونکا
دل لرزتا ہے غم و رنج کی یلغاروں سے
گھر نہ جل جائے کہیں درد کے انگاروں سے



بے وفا ہے یہ زمانہ کوئی ہمدرد نہیں — دشمنِ آلِ پیمبرؐ ہیں بہت دشمنِ دیں
ان کو اللہ کا ڈر ہے نہ قیامت پہ یقین — تنگ ہے سرورِ کونینؐ کے گلشن پہ زمیں
کتنی مسموم یہ کوفے کی فضا ہے بابا
اب تو زینبؑ کا بدن کانپ رہا ہے بابا

شہؑ نے فرمایا وہ ہنگامِ سحر دُور نہیں — بزمِ دُنیا سے مسافر کا سفر دُور نہیں
میری بیٹی سے بچھڑنے کی خبر دُور نہیں — سچ ہے اب درد کے شعلوں سے یہ گھر دُور نہیں
آج کیوں تیرا بدن کانپ رہا ہے زینبؑ
تیری تقدیر میں درّوں کی جفا ہے زینبؑ

ایک محشر تھا وہ زینبؑ کی مصیبت کا خیال — بے ردائی میں اذیّت پہ اذیّت کا خیال
در و دیوار پہ وہ مجمعِ اُمّت کا خیال — طوق پہنے ہوئے سجادؑ کی غیرت کا خیال
ساری دُنیا سے جدا، گردشِ حالات ہوئی
سنگ کہیے جنہیں اُن پھولوں کی برسات ہوئی

ہائے اُن پھولوں کی برسات میں زینبؑ کا بدن — یوں سمجھ لیجے لہو ہو گئی بازو کی رسن
پوری تاریخ سے بکھرے ہوئے بالوں کا سخن — یوں تو اُجڑا نہ کسی اور پیمبرؐ کا چمن
جس کے دربار میں آیات کے گوہر برسیں
اُس کے ناموس پہ بازار میں پتھر برسیں

یہ تصور تھا کہ دُنیا سے سدھارے حیدرؑ — غش جو آیا تو حسنؑ گر پڑے بابا کہہ کر
اُف وہ قرآن کا پیکر، وہ اجل کا بستر — باپ کی لاش پہ وہ زینبؑ و کلثومؑ کے سر
زلزلہ عظمتِ کعبہ کے چمن میں دیکھا
وقت نے بولتا اسلام کفن میں دیکھا



www.emarsiya.com

زندگی آج ہر انسان سے کرتی ہے کلام
جسے انصاف سے ہے پیار وہ سمجھے یہ پیام
کس کے پھولوں سے ہے اب احمدِ مختار کا نام
کس کا گھر تھا جسے لوٹا گیا عاشور کی شام
رخِ اسلام ہوئیں جس کے لہو کی دھاریں
اُس کے بچوں کو مسلمان طمانچے ماریں

جان دیتا ہے جو تہذیب پہ وہ بات کرے
کسی مذہب میں جفاؤں کے یہ شعلے دیکھے
جو سدا بخششِ اُمّت کی دُعائیں مانگے
دستِ اُمّت اُسی کنبے کی ردائیں چھینے
روزِ عاشور کے شعلے یہ صدا دیتے ہیں
کیا مسلمان بھی قرآن جلا دیتے ہیں

جس کی آنکھوں میں ہے تاریخ جو رکھتا ہے ضمیر
وہ بتائے گا ہمیں کیا ہے علیؑ کی تقصیر
جس نے پالا ہو یتیموں کو چھڑائے ہوں اسیر
اُس کی اولاد کو پہنا دیے طوق و زنجیر
دین کے واسطے سویا ہو جو تلواروں میں
اُس کے ناموس پھرائے گئے بازاروں میں

شورِ گریہ سرِ مجلس ہے برنگِ محشر
صاحبِ عصر کی خدمت میں کہو اے قیصرؔ
آج آقائے خمینی ہیں شریعت کی سپر
آپ کے نام سے حاصل ہوا اُنہیں فتح و ظفر
ہر نفس میں ہو محمدؐ کے ولی کا اسلام
پوری دُنیا میں نظر آئے علیؑ کا اسلام

◆◆



# کربلا و نجف

(دیارِ نجف و کربلا کی فضیلت اور خانوادۂ اہلبیت پر مظالم)

٤٧ بند۔ ١٩٨٣ء

◆◆



www.emarsiya.com